

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED
NOT CHECKED

Checked
1987

۲۹۸۹

۹۵۵۶

سازمان اسناد و کتابخانه ملی جمهوری اسلامی ایران

سلام قرآن مجید

بنون العزیز الملک العالم کتاب سقراط

(یعنی)

CHECKED 1995

سلام قرآن مجید

(مؤلف)

آدمی که عالم بین صاحب قلم نبوی استوری این آدمی سید خادم حسن
سید کرم عالمی فیضیات کتاب و لغت مولوی حاجی حافظ محمد ازاره خان فیضیات جنگ سید
سیدین الیام مولود نبوی صدر الصدور و صحبات و کلمات سید کرم
(بالحق)

و نام او سید سید مولوی حافظ محمد علی الدین صاحب مولوی مشهور شاعر و عالم و آباء و کرم صاحبان الدین و

مطهر سید سید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ جل جلالہ واحد ہے کوئی اُس کا شریک نہیں۔ پاک ہے۔ بے عیب ہے۔
 (یہ اللہ تعالیٰ کے نام مبارک سلام کا ترجمہ ہے) زبردست ہے۔ بے نیاز ہے۔
 رحیم ہے۔ کریم ہے۔ جلانے والا ہے۔ مارنے والا ہے۔ رزق دینے والا ہے۔
 توبہ قبول کرنے والا ہے۔ گناہ بخشنے والا ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ رسول خدا حبیب کبریا علیہ النبیۃ والتنا خدا کے نور سے پیدا ہوئے
 اور آپ کے نور سے ہر مخلوق کا وجود ہوا۔ آپ تمام نبی آدم کے پیشوا ہیں۔ شافع الہم میں
 ساقی حوض کوثر ہیں۔ قیامت کے دن آپ سب پیغمبروں کے گواہ ہوں گے اور آپ
 امت مسلموں کی گواہ ہوگی صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلىٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

خاکپاے رسول الثقلین محمد کاظم حسین شفیقہ نقوی کنتوری ابن مولوی
 سید خادج غفر اللہ لہما کہتا ہے کہ یہ مختصر رسالہ سلام کرنے اور اُس کے فضائل اور
 متعلقہ مسائل کے بیان میں ہے جو قرآن مجید و احادیث معتبرہ و کتب تقسیم
 و فقہ سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اور دوسرے مشہور مذاہب کے طریقہ سلام کا بھی

اس میں ذکر کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ایک مقدمہ میں مقاصد اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔
 اسکا ایک نام سلام الاسلام اور دوسرا نام تاریخی افضل الکلام
 فی احوال السلام ہے دوسرے نام کو میرے عزیز حقیقی بھتیجے مولوی سید
 سراج الدین احمد سید اللہ تعالیٰ نائب فوجدار (ناظم دوم فوجداری) ریاست جمپور
 راجپوتانہ نے تجویز کر کے بھیج دیا ہے۔ ناظرین اہل بصیرت سے امید ہے کہ اگر کہیں
 کوئی لغزش و خطا واقع ہوئی ہو تو بغیر اصلاح ملاحظہ فرمائیں کہ سچ نفس البشر خالی
 از خطا نبود۔

مقدمہ سلام کے معنی عربی لغت میں گردن رکھنا (اطاعت کرنا) اور
 سلام کہنا۔ اور عدم تکلیف اور عیوب سے پاک ہونے کے ہیں۔ اور ایک نام
 ہو خدا کے تعالیٰ کے ناموں سے۔ اور فارسی میں اعدا کے ایک درجے کا نام ہے
 جسکو ہندی میں لاکھ کہتے ہیں۔ دارالسلام بہشت کے ایک طبقے کا نام ہے۔
 دینیہ اسلام شہر بغداد کو کہتے ہیں اور نہر السلام دریائے وجلہ کو۔

پہلے۔ یہ سمجھ لینا چاہئے کہ سلام کی ابتدا کب سے ہوئی اور کیونکر ہوئی۔
 ایوم ہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جب خداوند عالم نے آدم کو پیدا کیا اُن کا قد ساٹھ گز کا تھا۔ لیکن کم ہوتے ہوتے
 آدمیوں کے قد چھوٹے رہ گئے۔ جب آدم کے جسم میں روح داخل ہوئی اللہ تعالیٰ
 کا حکم ہوا کہ اے آدم اس گروہ کے نزدیک جاؤ (وہ گروہ فرشتوں کا تھا جو
 بیٹھے ہوئے تھے) اور اُن کو سلام کرو پھر سونو کہ وہ (ملا لگے) تمہارا سلام کے
 جواب میں کیا کہتے ہیں۔ جو کچھ وہ جواب کہیں گے وہی جواب تمہارا ہے اور تمہاری

اولاد کے واسطے سلام فرارویا جائے گا۔ یہ حکم ربانی سن کر حضرت آدم فرشتوں کے قریب گئے اور ان سے خطاب ہو کر کہا السلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب میں کہا۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے (سلام کے ساتھ) لفظ رحمۃ اللہ کا زیا دہ کہا انہی ایک حدیث میں رحمۃ اللہ کے بعد و برکات کا لفظ بھی ہے۔

اس حدیث شریف سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلام کی ابتدا اور طریقہ سلام کی تعلیم حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے بعد ہی ہو گئی تھی اسلئے (کم از کم) مسلمانوں کے واسطے یہ حدیث شریف سلام مروجہ اسلام کے متعلق ایک عمدہ سند اور حجت ہے۔

قبل ظہور اسلام اہل عرب میں بجائے لفظ سلام ملاقات کے وقت حیا کہ اللہ کہنے کا رواج تھا جس کے معنی ہیں "خدا انکو زندہ رکھے" اسی دعا کی بنا پر سلام کو تحیت کہتے تھے۔ تحیت کے معنی بھی نعت میں سلام کہنے کے ہیں جمہور فطرت کا اتفاق ہی کہ آیہ کریمہ وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّاتٍ۔ تحیت سے سلام ہی مراد ہے۔ جناب شارع علیہ السلام نے بجائے اُس دعا (حیا کہ اللہ) کے السلام علیک کی تعلیم فرمائی۔ جو اپنے معنوں کے اعتبار سے اُس دعا سے زیادہ بلیغ و جامع ہے کیونکہ دنیا میں آدمی جب تک ہر ایک آفت۔ بلا تکلیف اور مصیبت سے محفوظ اور سالم ہے۔ بیشک زندہ بھی ہوگا اور وہ زندگی با فزہ و عزیز بھی ہوگی۔ لیکن یہ ضرور نہیں ہے کہ ہر ایک زندہ آدمی آفات و مصائب سے محفوظ اور سالم بھی ہو۔ اس کے علاوہ سلام اللہ تعالیٰ کا ایک نام بھی ہے پس خدا کے ایسے نام پر اسے

ابن اسے کلام کرنا جو اس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ وہ اپنے بندوں کی سلامتی
برقرار رکھنا چاہتا ہو چنانکہ اللہ کہنے سے بہتر اور کاملتر ہے۔ اور جب ایک آدمی
دوسرے کو السلام علیک کہتا ہے تو گویا اُس کو سلامتی کی خوشخبری دیتا ہے یہاں
چنانکہ اللہ میں نہیں ہے۔

مقصد اول۔ اس میں دو تھیں ہیں۔ **اصل اول** آیات متعلقہ فضیلتِ سلام
اصل دوم۔ احادیث و باب فضیلت و تاکید سلام۔

اصل اول۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک یعنی قرآن مجید میں اہل ایمان کو
چند گجینٹا یا صراحتاً سلام سے یاد فرماتا ہے۔

اول بخطاب نوح علیہ السلام ارشاد ہوتا ہے۔ یا نوح اھبط بسلام منا و
برکات علیک و علی اھمن معک ترجمہ۔ اے نوح اتر و تبر اور تمہارے ساتھ جو
اُمّتیں ہیں انہیں تمہاری طرف سے سلام اور برکتیں ہیں۔ ان اُمّتوں میں اُمّت محمدیہ
بھی داخل ہے بلکہ مفسرین کے نزدیک یہی اُمّت موعودہ مراد ہے جو دنیا میں آنے
سے پہلے مخاطب بسلام اور بشیر بالبرکات ہو چکی تھی۔

دوم حضرت جبریل علیہ السلام کی زبانی فرماتا ہے تنزل الملائکۃ والروح
فیہا باذن ربهم من کل امرئ لہ ترجمہ۔ اُس رات میں فرشتے اور جبریل خدا
کے حکم سے نازل ہوئے ہیں اور ہر ایک امر سے سلامتی کی خوشخبری دیتے ہیں۔
مفسرین نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم کو ایک باریہ اندیشہ ہوا تھا کہ باوامیری
اُمّت حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی اُمّتوں کے مانند ہو جائے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے حبیب الکی فکر نہ کر و جب تم دنیا سے ہمارے پاس

چلے آؤ گے تو ہم شب قدر میں جبریل کو تمہارا قائم مقام بنا کر تمہاری اُمت کے پاس بھیجیں گے اور وہ اُن کو ہمارا سلام پہنچایا کریں گے۔

سو ہم حضرت موسیٰ کی زبان سے ارشاد ہے۔ **وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی**
ترجمہ۔ سلام اُس پر جو ہدایت کو مانے۔ پس اہل ایمان نے جب ہدایت کا اتباع کیا تو اُن کو حضرت موسیٰ کا سلام یقیناً پہنچ گیا۔ خدا ہم جہوں کو اُس مبارک گروہ میں داخل فرمائے۔ آمین۔

چہارم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رُوسلام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔
اِذْ جَاءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِآیَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَیْكُمْ ترجمہ۔ اے نبی جب تمہارے پاس ایمان لانے والے آئیں تو کہو سلام علیکم۔ یہ نعمت زائرانِ روضہ اقدس کو ابھی حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ حیات البنی کا سلسلہ مکمل ہے۔ خدا کے کریم ہم جہوں کو ایمان کے ساتھ اُس آستانِ رحمت نشان کی حاضری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

پہنچ۔ ملک الموت کی زبانی مومنانِ پاک کو بروقت وفات سلام پہنچتا ہے
ارشاد ہے کہ **الَّذِیْنَ تَتَوَفَّیْھُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ طَیِّبِیْنَ یَقُولُوْنَ سَلَامٌ عَلَیْھِمْ**
ترجمہ جن کو فرشتے پورا کرتے ہیں اور وہ پاک ہوتے ہیں اُن سے کہتے ہیں کہ تم پر سلام۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ فرشتہ موت بندہ مومن کے کان میں کہتا ہے کہ خداوند عالم نے جب کا نام سلام پہنچا تو سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ میرے پاس آئیں تیرا شاق ہون اور جنس اور جو میں بھی تیرے اشتیاق میں ہیں۔ بندہ مومن یہ خوشخبری سن کر فرشتے سے کہتا ہے کہ بشارت چننے والے کیلئے

کچھ تھکے ضرور ہونا چاہئے اور جان عزیز سے اٹھا کوئی تھک نہیں ہے اسلئے میری
روح کو قبض کر کے بطور تحفے کے قبول کرو سبحان اللہ

برخیز وہ گر جاں فشا نغمہ روست کہ ایں فردہ آسائش جانِ آست

ششم۔ اہل جنت کے حال میں ارشاد ہوا ہے کہ قتال لہم خزنتمہا
سلام علیکم ^{اور یہاں} ترجمہ کہیں گے اُن سے نگہبان اُسکے سلامتی ہو تو پھر خوشحال

ہوئے تم ایضاً والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب سلام علیکم بما صبرتم ^(درمست)
ترجمہ۔ اور فرشتے داخل ہو گئے اُن پر ہر دروازے سے (یہ کہتے ہوئے)

سلامتی ہے اور پرتھارے بسبب اُسکے کہ صبر کیا تم ایضاً تحیتہم یوم
یلقونہ سلام ^{از باب} ترجمہ۔ تحیت مومنین کی جسدن ملاقات کریں گے خدا سے سلام
ہے اللہ کی جانب سے۔

کتاب تویر المیاس من تفسیر ابن عباس کی یہ عبارت ہے کہ تحیتہم

تحیۃ المومنین یوم یلقونہ اللہ سلام من اللہ۔ وسلم علیہم الملائکۃ عند لبوا الجنة
یعنی تحیت مومنین جس دن اللہ سے ملاقات کریں گے اللہ کی جانب سے سلام ہو
اور جنت کے دروازوں کے فرشتے بھی مومنین کو سلام کریں گے۔

راقم الحروف کہتا ہے اسے مسلمان بھائیو ذرا غور کرو کہ خداوند عالم اور اُسکے
ملائکہ تم پر سلام بھیجیں گے بشرطیکہ تم اپنے آپ کو خدا کے سلام کے قابل بناؤ یعنی
تقویٰ و طہارت اختیار کرو صوم و صلوٰۃ اور جملہ ارکانِ شیعہ شریعت کے پابند ہو
گناہوں سے بچو۔ اسراف کو چھوڑو۔ فی سبیل اللہ اپنے مال میں سے مستحقین کو
دو۔ اور اپنی قوم کے ساتھ خصوصاً اور بنی نوع کے ساتھ عموماً مہربان رہو کیابتاؤ

کر۔ الی غیرہ اسن الاعمال الصالحہ والاخلاق الحسنہ موجب کہیں اس مرتبہ کے مستحق ہو گئے۔

مفسر تہم۔ ایک مقام پر مسلمانوں کو حکم کے پیرا میں یہ تعلیم ہوئی کہ یا ایہا الذین

امنوا لا تذلووا بیوتنا غیر بیوتکم حتی تستانسونوا وتسلموا علی اہلہا
ذلکم خیر لکم لعلکم تدعون ترجمہ۔ اے ایمان والو داخل ہو (دوسرے کے)
گھروں میں سو اے اپنے گھروں کے یہاں تک کہ اُن سے اجازت حاصل کرو
اور اُن گھروں کے رہنے والوں کو سلام کرو۔ یہ بات تمہارے واسطے بہتر ہے
تا کہ تم نصیحت حاصل کرو مقصد یہ کہ بدون اطلاع و اجازت کسی کے مکان میں گھس
جانے اسلئے کہ معلوم نہیں وہ شخص کس حال میں ہے۔ پہلے آواز دینی چاہئے اور
سب سے بہتر سلام کرنا ہے یعنی السلام علیکم کہے۔

ہشتم۔ یہ فیضیت سلام کی ملاحظہ کیجئے کہ خداوند عالم نے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کو حکم دیا ہے۔ قل الحمد لله وسلام علی عبادہ الذین اصطفے
ترجمہ۔ کہو اے محمد سب تعریفین اللہ کے واسطے ہیں اور سلام اُسکے بندوں پر
جن کو اُس نے برگزیدہ کیا۔ ہمیں یہ نکتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف اور
پیغمبر پر سلام بھیجنے کے ساتھ کلام کو شروع کرنا یا کسی تحریر و تصنیف کا آغاز کرنا لوگوں کو
سکھا دیا۔

نہم میں یہ ایمان والوں اور مسلمانوں کو یہ تعلیم ہوئی ہے ان اللہ و ملائکہ یصلون
علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا ترجمہ۔ بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے
درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو نبی پر اور سلام بھیجو جو حق سلام

بیچھے گا۔ یہ حکم پورے طور پر نماز میں السلام علیک ایہا النبی اللہ صلی علیہ وسلم سے ادا ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے بننا بیچنے والا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اولاد کے لئے رحمت طلب کی جاتی ہے۔ یہ پڑھنا بڑی قبولیت رکھتا ہے ان حضرات کے لائق تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے رحمت نازل ہوئی ہی ہو ساتھ ہی دس رحمتیں پڑھنے والے پیچھے اُترتی ہیں اب جس قدر چاہے حال کرے۔

اصل دوم۔ احادیث و روایات فضیلت و تاکید اسلام۔

اول۔ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للسلۃ علی المسلمین

بالمعروف یسلم اذا دعیہ - ویجیبہ اذا دعاه ویثمتہ اذا عطس۔ ویعود

اذا مرض۔ ویتبع جنازتہ۔ اذامات۔ - ویحب لہ ما یحب بنفسہ
رواہ الترمذی والداری۔ ترجمہ حضرت سیدنا علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ
سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان کے مسلمان پر
چھ بقی مین جو بال معروف میں شامل ہیں۔

۱۔ جب کسی مسلمان سے ملاقات ہو اسکو سلام کرے۔ (۲) جس وقت
کوئی مسلمان پکارے تو اُس کا جواب دے۔ (۳) جب کسی مسلمان کو چھینک
آئے تو اُس سے یرحمک اللہ۔ کہے۔ (۴) جب کوئی مسلمان بیمار ہو اسکی
عیادت کو جائے۔ (۵) جب کوئی مسلمان مر جائے تو اُسکے جنازے کے سنا
جائے۔ (۶) جو چیز اپنے واسطے دوست رکھتا ہے دوسرے مسلمانوں کے لئے
بھی دوست رکھے۔

دوم۔ عن عبد اللہ بن عثمان رجل سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ای کلاسلا م خیر۔ قال تطعم الطعام وتقرئ السلام علی من عرفت
ومن لم تعرف تنفق علیہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک
میں آکر عرض کی (یا رسول اللہ) کون سا اسلام بہتر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ کسی کو تو کھانا کھلائے۔ اور سلام کرے اس شخص کو جسکو پوچھا یا پوچھا نہ ہو۔
عرض یہ ہے کہ ان دونوں باتوں میں تعارف کی ضرورت نہیں ہے۔

سوم۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخلون
الجنت حقن تومنوا ولا تومنوا حتی تحابوا الا اداکم علی شیء
اذا فلقوہ فتحاببتم افشا السلام بینکم رواہ مسلم ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم لوگ جنت
میں نہ داخل ہو گے جب تک ایمان نہ لاؤ گے اور ایمان نہ لاؤ گے جب تک
آپس میں محبت نہ کرو گے۔ آگاہ ہو۔ میں ایسی چیز بتاتا ہوں کہ اگر اس پر عمل
کرو گے تو آپس میں دوست بن جاؤ گے (وہ چیز یہ ہے کہ سلام کو آپس میں بھلاؤ

یہاں رم عن انس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی ان فسلم علیہم
منفق علیہ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا نوجوان لڑکوں کی طرف گزر ہوا تو آپ نے ان سب کو سلام کیا۔
یہ سچم عن جریر بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی نسوة فسلم علیہن۔ رواہ احمد
ترجمہ۔ جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا عورتوں کے گروہ کی طرف گزر ہوا تو آپ نے ان عورتوں کو سلام کیا۔

ہشتم۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسلم الصغیر علی الکبیر والمار علی القاعد والمقلیل علی الکثیر رواہ البخاری۔ ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوٹا بڑے کو اور چلنے والے ایٹھنے والے کو سلام کرے۔ اور چھوٹے آدمی بہت سے آدمیوں کو سلام کریں۔

ہفتم۔ عن جابر بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تأذوا من لم یبدأ بالسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ ترجمہ۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص تم سے ابتداء سلام نہ کرے اُسکو اپنے مکان میں آنے کی اجازت نہ دو۔

ہشتم۔ عن النبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا بقی اذا دخلت علی اہلک فسلم لیکن برکتہ علیک و اہل بیتک رواہ الترمذی۔ ترجمہ۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے بیٹے (انس)، جب تو اپنے اہل و عیال میں داخل ہو تو اُن پر سلام کر۔ اس میں تیرے اور تیرے عیال و دونوں کے واسطے برکت ہے۔

نہم۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا لقی احدکم اخاه فلیسلم علیہ فان حالت بینہما شجرۃ او جدرا او حجر فسلم علیہ فلیسلم علیہ رواہ ابو داؤد۔ ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی (مسلمان) سے ملاقات کرے تو اُس کو سلام کرے۔ اور اگر ان دونوں شخصوں

میں سے کوئی درخت یا دیوار یا پتھر کے اوٹ میں آجائے اور پھر دو نو
آپس میں ملین تو پھر سلام کرے۔

وہم عن عبد اللہ بن بُسیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی

باب قوم لم یستقبل الباب من تلقاء وجهہ ولكن من رکتہ لایمن اولک لایسر

فیقول السلام علیکم وذلك ان الدور لم تکن یومئذ علیہا ستور رواہ ابو داؤد۔

وذكر حديث الثعلبی قال علیہ الصلوٰۃ والسلام السلام علیکم ورحمة اللہ فی باب الغنیمۃ

ترجمہ عبد اللہ بن بُسیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کسی کے دروازے پر تشریف لاتے تھے تو دروازے کے سامنے نہیں کھڑی

ہوتے تھے۔ بلکہ داہنی جانب یا بائیں جانب ٹھہرتے تھے اور فرماتے تھے۔

السلام علیکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا اسلئے کرتے تھے کہ اُس وقت

دروازوں پر پردے نہیں ڈالے جاتے تھے۔ انتہی الحدیث۔ فیعل آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازے کے سامنے سے ہٹ کر کھڑا ہونا اس لئے تھا

کہ اُس مکان کے اندر رہنے والوں پر نگاہ نہ پڑے۔ ومنیز ووسری حدیث میں

بر وایت الثعلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وار دہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے سعد بن جبّار رضی اللہ عنہ کے دروازے پر جا کر السلام علیکم ورحمة اللہ

فرمایا۔

واضح رہے۔ کہ یہ دس حدیثیں کتاب مشکوٰۃ المصابیح سے لکھی گئی ہیں۔

یا ز وہم السلام اسم من اسماء اللہ وضعہ اللہ فی الارض فافشوا بینکم

فان الرجل المسلم اذا مر بقوم فسلم علیہم فردوا علیہ کان لہ علیہم فضل حجة

بتذکیرہ ایہا مسلم السلام خان لہ میرد را علیہ مرد علیہ من ہو خیر
 منہم واطیب البزاد (ہب) عن ابی سعید (رحم) ترجمہ۔ سلام ایک نام اللہ
 کے ناموں میں سے ہے۔ اُس کو اللہ تعالیٰ نے راسخیت کے واسطے،
 نیچے زمین پر رکھا ہے۔ پس آشکارا کرو اور پھیلاؤ اُس کو آپس میں اس لئے کہ
 حب کوئی مسلمان آدمی کسی گروہ کی طرف گیا اور اُن پر سلام کیا اور اُن
 لوگوں نے سلام کا جواب دیا تو اس حالت میں سلام کرنے والے کا درجہ
 زیادہ ہوگا اس واسطے کہ اس شخص نے اُن کو سلام کی یاد دلانی ہے۔ اور اگر
 اُن لوگوں نے سلام کا جواب نہ دیا تو سلام کرنے والے کو وہ جواب دے گا
 جو اُن آدمیوں سے زیادہ نیک اور زیادہ پاک ہے (اللہ جل جلالہ) روایت کی
 یزید نے اور یحییٰ نے شعب الایمان میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ یہ حدیث
 حسن ہے۔ جامع الصغیر للامام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
 دروازہ دہم عن الحسن بن علی قال سألت خالی ہند بن ابی ہالہ وکان وصافا
 عن حلیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اشقی ان یصف لی شیئا اعلق
 بہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحما مفتحا یتأولاً وجہہ تلوذ القیر
 لیلۃ البدس۔ اطول من المربع واقصر من المثلث۔ عظیم الہامۃ برجل الشعر
 ان انفرت حقیقتہ فرق والا فلا۔ یجا وز شعرہ شحۃ اذینہ اذا هو وفردہ۔
 ازہر اللون۔ واسع الجبین۔ ازج الحواجب۔ سوابغ من غیر قرن بینہما عروت
 ید رہ القصب۔ اقنی العرنین۔ لہ نور یحسبہ من لم یتاملہ اشہر کت اللیۃ
 سهل الخدین۔ ضلیع النہم۔ مفلج الاسنان۔ دقیق المسربۃ۔ کغان عنقہ

جیدہ مہ فی صفاء الفضة - معتدل الخفق - بادن - ماسک - سواء البطن
والصدر - عریض الصدر - یسید ما بین المنکبین - ضخما الذراعی
النور المتجرد - موصول ما بین اللبۃ والشرة بشعر یجری کالخط - عاری
الشددین والبطن مما سوی ذلك - اشعر الذراعی والمنکبین
واعالی الصدر - طویل الزندین - رجب المراحة - شثن
الکفین والقدمین - سائل الاطراف او قال سائل الاطراف
خصمان الاخصمین - مسیح القدمین - ینزع عنهما الماء اذا نزل زال
قلعاً یخطو تکفیا - یشی ہونا - ذریع المشیة اذ امشی کما یخط من صیب -
واذا التفت التفت جیباً - خافض الطرف - نظره الی الارض اکثر من نظره
الی السماء جل نظره الملاحظة - یسوق اصحابہ - یدامن لقی بالسلام
شمال الزندی و دلائل البیۃ لای ینعم اصحابہ -
اگرچہ اس حدیث شریف کا آخری جملہ ہمارے اس سالہ سے تعلق رکھتا ہے لیکن
اس میں علیہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مفصل بیان ہوا ہے اس وجہ سے
میں نے پوری حدیث تمیناً و تبرکاً یہاں لکھ دی ہے اور چونکہ اس میں اکثر لغات عجمہ
سخت مشکل اور غیر شہور ہیں اس واسطے نظر فائدہ عامہ ہم ترجمہ اس حدیث شریف
کا عام فہم عبارت میں اندر دے لغات و کتب شمال و سیر اس مقام پر لکھے دیتے
ہیں خدا یا مسلمان بھائیوں کی نگاہیں اس نقشہ یا کمال نبوی کے نور سے ہمیشہ
روشن رہیں آمین -
ترجمہ حضرت امام حسن بن سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ناموں ہند بن ابی ہالہ سے کہ وہ اوصافِ حلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنیاں کیا کرتے تھے کہا کہ تمہارے بھی وہ صفت بیان کیجئے تاکہ اُس کو یاد کر لوں تو ہند بن ابی ہالہ نے کہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذاتِ بابرکات میں بھی اور دوسروں کے نزدیک بھی بہت عظیم القدر، باعجب و جلالت تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک چودھویں اٹ کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ آپ کو تاہ قامت سے بلند اور پست قد سے دراز قامت تھے۔ (یعنی میانہ قد تھے) آپ کا سر اقدس بڑا تھا۔ آپ کے بالوں میں زیادہ بچ و جنم (گھو گھم) نہ تھا نرم اور سیدھے تھے۔ جب کھلتے تھے تو مانگ نکلتی تھی ورنہ نہیں۔ اور جب آپ بالوں کو بٹھا دیتے تھے تو کانوں کی نو سے تباؤ نہ کر جاتے تھے۔ آپ کا رنگ صاف اور روشن تھا۔ آپ کی پیشانی کشادہ تھی۔ آپ کے ابرو نمدار اور باریک تھے اور اُن میں سب جگہ بال تھے۔ دابر و باہم ملے ہوئے نہیں تھے۔ اور اُن کے درمیان ایک رگ تھی جب آپ کو غصہ آتا تھا تو وہ جنبش میں آتی اور ظاہر ہو جاتی تھی۔ آپ کی ناک لمبی اور نچھنے پتلے تھے جو شخص غور سے نہ دیکھتا تھا وہ جانتا تھا کہ ناک کا باندھا بہت اونچا ہے۔ لیکن وہ حقیقت بہت اونچا نہیں تھا بلکہ نوز کے ابھار سے اونچا معلوم ہوتا تھا۔ آپ کی داڑھی گنجان تھی۔ آپ کے رخسار نرم اور ہموار تھے نہ بھولے ہوئے تھے نہ پچھنے ہوئے تھے، آپ کا دہن مبارک فراخ تھا۔ آپ کے دانت جگدار و تیز تھے۔ اُن میں کشادگی تھی۔ بالکل ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہیں تھے۔ باریک بالوں کی ایک تھری سینے سے ناف تک تھی۔ گردن مبارک

گویا ہتھی دانت یا سنگ مرمر سے تراشی ہوئی خوبصورت اور چاندی کی طرح
 صاف اور چمکدار تھی۔ آپ کے اعضا میں اعتدال تھا وہ پر گوشت تھے اور ر
 ایک دوسرے میں تناسب تھا۔ (مثلاً ایک ہتلا دوسرا موٹا یا ایک چھوٹا دوسرا
 بڑا نہ تھا) سینہ و شکم برابر اور ہواستھے (سینہ پیٹ سے اور پیٹ سینے سے
 بلند نہیں تھا) سینہ مبارک چوڑا تھا۔ دونوں لوں کے درمیان فاصلہ تھا۔
 ہڈیوں کے جوڑ چوڑے اور مضبوط تھے۔ جو حصہ جسم مبارک کا گھلا رہتا تھا وہ نہایت
 روشن تھا۔ منہ کی سفید بالوں کی سی مثل باریک خط کے تھے۔ اس خط کے
 سوا اچھاتیوں اور پیٹ پر بال نہیں تھے۔ آپ کی کلائیوں پر اور شانوں پر اور سنے مبارک
 کی بلندی پر بال تھے۔ ہاتھوں کے گٹے لمبے تھے ہتھیلیاں چوڑی تھیں۔ دونوں
 ہتھیلیاں اور قدم مبارک پر گوشت اور مضبوط تھے۔ انگلیاں لانی تھیں۔ تلوے
 نرم اور گہرے اور قدم زمین پر برابر رہنے والے اور چکے تھے۔ جب اُن پر پانی
 پڑتا تھا فوراً بہ جاتا تھا۔ آپ قدم کو زمین سے ہر دور اٹھاتے اور بڑھا کر رکھتے
 تھے۔ اور سبکی و وقار کے ساتھ بے تکلف چلتے تھے۔ آپ تیز رفتار تھے۔ اور
 جب چلتے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا بلندی سے نشیب میں اتر رہے ہیں۔
 جب کسی کی طرف ملتفت ہوتے تو ہمہ تن متوجہ ہو جاتے تھے (صرف گردن
 نہیں پھیرتے تھے) آپ نیلی نگاہ رکھتے تھے۔ بہ نسبت آسمان کے زمین کی
 طرف زیادہ دیکھتے تھے۔ اکثر گوشہ چشم سے ملاحظہ فرماتے تھے۔ اپنے اصحاب کو
 اپنے سامنے جلاتے اور آپ پیچھے چلتے تھے جو شخص ملتا پہلے آپ ہی اُس کو سلام
 کرتے تھے۔ صلی اللہ علیہ و علی آلہ قدر حسنہ و جمالہ و کمالہ۔

سمنے یہ بارہ حدیثیں اس رسالے میں بنظر اختصار لکھ دی ہیں ورنہ فضیلت و تائیدِ
 عظام کے متعلق اس قدر احادیث ہیں کہ اگر ان کو جمع کیا جائے تو ایک مہسوط کتاب
 تیار ہو سکتی ہے۔

عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جب
 پیشینہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی جبرستنی تو شیو
 زیارت چچوم خلایق میں داخل ہوا پہلا کلام جو زبان مبارک سے میں نے سنا وہ

یہ تھا کہ یا ایہا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الاصرحام
 وصلوا باللیل والناس بنامہ تداخلوا النجۃ بسلام یعنی اسے لوگو! پس میں سلام کو
 پھیلاؤ اور رکھنا کھلاؤ۔ اور صلہ رحم کامرتاؤ کرو۔ اور رات کو جب لوگ سو رہے
 ہوں نماز پڑھو تاکہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو۔ از نفسیہ کبیر۔

مقصود وہم۔ سلام اور جواب سلام کا طریقہ اور اس کے متعلق مسائل۔
 سلام کرنے کا طریقہ سنون اور طالب شرع شریف یہ ہے کہ جب کوئی ایک
 مسلمان دوسرے مسلمان سے ملاقات کرے تو السلام علیکم یا سلام علیکم
 کہے اگر بجائے علیکم کے علیک کہے تو بھی جائز ہے۔ اور جواب سلام میں جواب
 تو اسی قدر ہے کہ وعلیکم السلام یا وعلیکم السلام کہدیا جائے لیکن بیشناے ارشاد
 اہی غیبی باحسن منھا وابتاع سنت سنہ نبوی احسن اور بہتر یہ ہے کہ رحمت
 اور برکت کو زیادہ کیا جائے اور یوں جواب دیا جائے کہ وعلیکم السلام ورحمۃ
 اللہ وبرکاتہ یا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ایک حدیث شریف میں وارد ہوا
 ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور یوں کہا

السلام علیک یا رسول اللہ۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے
 جواب میں فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ دوسرے شخص نے حاضر ہو کر
 یوں سلام کیا السلام علیک ورحمۃ اللہ تو حضور سرور عالم نے فرمایا
 وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تیسرا شخص خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور
 عرض کیا السلام علیک ورحمۃ اللہ آپ نے اُس کے جواب میں بھی وہی
 فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اُس نے عرض کیا کہ آپ نے مجھے
 نقصان میں رکھا اور خدا کا ارشاد بخیر و باحسن منھا کہاں رہا۔ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے میرے واسطے کوئی مرتبہ زیادت کا نہیں چھوڑا اس لئے
 میں نے انہیں لفظوں کو رد کر دیا جو تو نے کہے۔ اس روایت سے ظاہر ہے
 کہ جواب سلام میں رحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد اور کوئی لفظ زیادہ نہ کرنا چاہئے
 یہی انتہائی مرتبہ ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبیاً احسن منھا اور دودھا
 کی پوری تفسیر اپنی زبان مبارک سے فرما کر اُمت کو جواب سلام کا طریقہ تعلیم
 فرمایا ہے۔ فاما بعض علما کے نزدیک السلام علیک سے سلام علیکھ
 بغیر الف لام کے کہنا بہتر ہے کیونکہ قرآن مجید میں بغیر الف لام کے لفظ سلام
 بکثرت وارد ہوا ہے اور الف لام کے ساتھ کم۔ اور جواب سلام میں وعلیکھ
 یا وعلیکے واو کے ساتھ اور بغیر واو کے دو نو طرح درست ہے جواب
 میں سلام پر الف لام تعریف کا بڑھانا یا نہ بڑھانا بعض علما کے نزدیک مجید کے
 اختیار میں ہے یعنی چاہے وعلیکھ السلام کہے چاہے وعلیکھ سلام
 لیکن حضرت شیخ محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں الف لام

لانا اولیٰ ہے۔

جواب سلام میں صرف وعلیک یا وعلیکھ کہہ دینا اور لفظ سلام کو ترک کرنا جائز نہیں ہے بلکہ منوع ہے۔ ہاں اگر کوئی یہودی کسی مسلمان کو سلام کرے تو اُس کے جواب میں صرف وعلیک یا وعلیکھ کہنا چاہئے۔ اس کی یہ وجہ ہے کہ یہودی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے تو بجائے السلام علیک کے الشاہ علیک کہتے تھے (لفظ سام کے معنی موت اور ہلاکت کے ہیں) اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں وعلیکھ فرمایا کرتے تھے۔ وہی سنت جاری ہو گئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہودیوں کا ایک گروہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا اور آپ سے مخاطب ہو کر کہا الشاہ علیک (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بد و عادی) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اُن یہودیوں سے کہا بل علیک الشاہ واللعنۃ۔ یہ سن کر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ اللہ رحیم ہے اور ہر کام میں لطف و نرمی کو دوست رکھتا ہے میں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے جو کچھ ان یہودیوں نے کہا نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اُن کے جواب میں وعلیکھ کہہ دیا۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے کہ جس وقت یہود تم کو سلام کریں اور اُن میں سے کوئی شخص الشاہ علیکھ کہے تو جواب میں وعلیک کہہ دو۔

غرض کہ سلام کے جواب میں صرف وعلیک یا وعلیکھ کہنا اور لفظ سلام کو ترک کرنا

صرف پیووکے لئے مخصوص ہے اور وہ بھی ایسی حالت میں کہ وہ لوگ بجائے
سلام کے سلام کا لفظ اپنے سلام میں استعمال کریں واللہ اعلم۔

چند مسائل متعلقہ سلام

(۱) جب دو مسلمان ملیں تو سلام میں ایک کا دوسرے پر سبقت کرنا سنت
ہے تاکہ دو نواظرت سے تواضع ظاہر ہو۔

(۲) سلام میں ابتدا کرنا سنت مستحب ہے واجب نہیں ہے بلکہ سنت کفایہ ہے یعنی
ایک جماعت میں سے صرف ایک شخص کا سلام کرنا کافی ہے۔ اور سلام کا جواب
دنیا بالاتفاق فرض کفایہ ہے۔ اگر جماعت کے سب آدمی جواب دیں تو افضل و
بہتر ہے جیسا کہ کل فروض کفائی کا قاعدہ ہے۔

۳۔ سنت یہ ہے کہ سلام کرنے والا اور جواب دینے والا دونوں طہارت رکھتے
ہوں۔ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ قضاے حاجت
فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے سلام کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے
ہو گئے اور تیمم فرمایا اس کے بعد سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اگر مجھے تیری
شکایت کا خیال نہ ہوتا تو میں جواب نہ دیتا جب کبھی ایسی حالت میں مجھ کو دیکھے
سلام نہ کر۔ اگر کسے گا تو میں جواب نہ دوں گا۔

۴۔ اگر کوئی شخص کسی سے یہ کہے کہ فلاں شخص کو میرا سلام کہہ دینا تو امام ابو یوسف
رحمۃ اللہ کے نزدیک اس پر ایصال سلام واجب ہو جاتا ہے۔

۵۔ اگر کوئی شخص کسی خالی مکان میں داخل ہو تو اس کو بھی چاہیے کہ السلام علیکم

کہے۔ وہ سلام خدا کی طرف سے خود اُس پر ہو گا۔ اور اُس کی طرف سے اُن مومن خواتین کا ہونا مکان خالی میں ممکن ہے۔ اور سلام کی برکت سے اُس مکان کے شیاطین و موزیات کے شر سے محفوظ رہے گا۔

(۷۷) آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو چاہئے کہ اپنے گھر والوں کو سلام کرے احادیث میں وارد ہوا ہے کہ ایسا کرنے سے شیطان اُس کے گھر میں داخل نہ ہو گا اور خیر و برکت زیادہ ہو گی۔ اور فرشتے اُس گھر سے اُس کی خبر کریں گے۔ اپنے گھر کے علاوہ دوسروں کے گھر کے متعلق جو حکم ہے وہ مقصد اول میں نہیں آتا سوم و حدیث دہم مذکور ہو چکا ہے۔

(۷۸) آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنی عورت کو سلام کرے۔ لیکن اگر کوئی غیر عورت وہاں موجود ہو تو کسی کو سلام نہ کرے نہ اپنی عورت کو نہ اُس اجنبیہ کو۔ (۸۱) ابن الککب کہتے ہیں کہ عورتوں کے ساتھ ابتدا اے سلام کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص تھا اس لئے کہ وہاں کسی قباحت کا احتمال بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں کے واسطے زنِ اجنبیہ کو سلام کرنا مکروہ ہے مگر جبکہ عورت بڑھی ہو اور کسی قباحت کا خوف نہ ہو تو جائز ہے علیٰ ہذا القیاس اگر کوئی غیر عورت سلام کرے اور جواب دینے میں اس بات کا خوف ہو کہ شاید کوئی تہمت لگ جائے یا فتنہ پیدا ہو تو اُس کے سلام کا جواب دینا واجب نہ ہو گا۔ اور یہی حکم عورت کے لئے ہے جبکہ اُس کو غیر مرد سلام کرے۔

(۹۱) ابتدا علیک السلام کہنا مکروہ ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے

کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتداء علیک السلام کہا تھا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے جواب میں فرمایا ان علیک السلام تحیۃ المیت
اور یہ الفاظ تین بار کہے۔ پھر فرمایا کہ جب تمہارا کوئی بھائی (مسلمان) ملا کرے تو
السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کہا کرو۔

۱۰) جب کوئی شخص السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے تو جواب میں صرف
وعلیکم السلام کہنا جائز نہیں ہے بلکہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا چاہئے۔
(۱۱) جواب سلام فوراً دینا چاہئے اگر تاخیر کرے گا اور جواب کا وقت گزر جائے گا
تو پھر جواب جواب نہ رہے گا بلکہ ابتداء الی سلام ہو جائے گا۔ حالانکہ یہ اوپر بیان
ہو چکا ہے کہ ابتداء سلام میں علیک السلام یا وعلیکم السلام کہنا مکروہ ہے۔
اور جواب سلام زیادہ زور سے پکار کر نہ دینا چاہئے۔ ایسی آواز سے دینا کافی
ہے کہ سلام کرنے والا جواب کو اچھی طرح سُن لے۔

(۱۲) حالات ذیل میں سلام کرنا درست نہیں ہے۔

اول۔ یہودی مذہب کے آدمی کو۔ نہ ملاقات کے وقت نہ خط و کتابت میں
یہی مذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ مگر قاضی عیاض رحمہ نے ایک جماعت
علماء سے روایت کی ہے کہ ابتداء سلام یہودی و نصاریٰ سے اگر ضرورت
اور حاجت ہو تو جائز ہے لیکن اہل بدعت کے ساتھ جائز نہیں ہے۔ مذہب
مختار یہ ہے کہ اُن سے سلام کی ابتداء نہ کی جائے مگر یہ مذہب یا خوف مضہدہ۔

تشریح۔ بدعت اصطلاح فقہاء و محدثین میں یہ ہے کہ دین و مذہب میں کوئی ایسی
نئی چیز یا نئی بات نہالی جائے یا امور دین میں کوئی ایسی کمی کی جائے جس کا وجود

زمانہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا اور کسی اہل شرعی سے ثابت و جائز نہ ہو۔

وہم جو شخص بروز جمعہ مسجد میں جاے اور ایسے وقت داخل ہو کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو اس کو سلام نہ کرنا چاہئے۔ علیٰ ذہن القیاس جو شخص تلاوت قرآن مجید کر رہا ہو اور جو عالم حدیث شریف یا کسی اور علم دین کا درس دے رہا ہو۔ اور جو شخص اذان دینے یا اقامت کہنے میں مصروف ہو اس کو بھی سلام نہ کرنا چاہئے۔

سووم۔ تمام میں داخل ہونے پر اگر لوگ تہذیب یا لنگی وغیرہ باندھ ہوئے ہیں تو ان کو سلام کرنا چاہئے۔ اگر برہنہ ہوں تو نہ کرنا چاہئے۔

چہارم۔ جو شخص کوئی کھیل زد سے کھیل رہا ہو جیسے سطح پنجہ چوڑی چھپی وغیرہ یا گارہا یا یا کو تیراڑا رہا ہو یا کسی مصیبت میں مشغول ہو اس کو سلام نہ کرنا چاہئے۔

مقصد سووم طریقہ سلام میں اس زمانے کے مسلمانوں کے ایجابات اور غیر مذاہب کا طریقہ سلام

آج کل مسلمانوں میں سلام کے جو الفاظ تحریر و تقریر میں مروج و مستعمل ہیں وہ سلام سنون اور طریقہ شرعی کے بالکل خلاف ہیں۔ وہ الفاظ یہ ہیں۔ آداب بندگی

تسلیم تسلیمات سلام۔ کورنش۔ حراج عشق اللہ۔ یا واللہ۔ بعض الفاظ کا استعمال دیکھئے **میرزا ابوسریہ**

آپ کے نام سے آداب وہ بجا لایا مگر حسین نے یہ پوش کچھ نہ فرمایا کرم سے بندگی جو مریض ہو نہ مرض کی اس کو دوائے

سپہ خون دل عوض و داغ و غصہ جائے غذا لے

منیر ہر جہینہ ہلال ابر و کو
وہ سر پہلے نشرو طاقدموں بدلتا
جیسا طاق ابرو سے اُن کے دلند
ولگیر جہاں سے جو بھی تھی اس انتظار میں
میرہ توں کو بوجہ نہیں برہنہ کراہے
مولف یاد اللہ توں سے بھڑوٹی
جھک کے تسلیم ماہ نو نے کی
یہ عرض تم سے ہے صغرائی اسے شہد خون آ
ہم نہیں سے سلام کرتے ہیں
اصغر بھریں جو رن سے توں میں کنا رہیں
حرم کے رہنے والو تم سے عشق اند کرتے ہیں
اب تو ہم یاد خدا کرتے ہیں

اکثر دکھا جاتا ہے کہ بعض حضرات صرف ہاتھ اٹھا دیتے ہیں۔ منہ سے کچھ نہیں کہتے
بعض اشخاص کسی قدر جھک جاتے ہیں۔ نہ ہاتھ اٹھاتے ہیں نہ منہ سے کچھ کہتے ہیں۔
اکثر اُمراء سے قوم کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی غیبِ سلمان بجائے آدابِ تسلیمات
کو نشِ بندگی کے السلام علیکم کہے تو اُس کو بے ادب گستاخ سمجھتے اور اس سے
ناراض ہو جاتے ہیں۔ یہ نہیں خیال فرماتے کہ خدا و رسول نے اہل اسلام کے واسطے
یہی طریقہ پسند اور مقرر فرمایا ہے اس میں جو خوبیاں ہیں وہ بندگی و ادب وغیرہ
میں کہاں ہے۔

فائدہ۔ عمر بن شیب اپنے باپ اور وہ اپنے باپ محمد بن عبد اللہ سے
روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شخص جو ہمارے
غیر کے ساتھ مشابہت اختیار کرے ہم میں سے نہیں ہے۔ تم یہود و نصاریٰ
کے ساتھ مشابہت نہ اختیار کرو۔ یہود کا سلام انگلیوں کے اشارے سے
ہوتا ہے۔ اور نصاریٰ کا سلام پھیلیوں کے اشارے سے۔ انتہی الحدیث۔
صاحب کتاب مرقاة اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ مقہد

اِس حدیث شریف کا یہ سہہ کہ یہود و نصاریٰ کے ساتھ اُن کے تمام کاموں میں عموماً مشابہت نہ اختیار کی جائے۔ اور خصوصاً اِن دو ضلعوں (مسلم بالاصالح اور اسلام بالکف) میں۔ یہ دونوں گروہ شاید اسلام یا جواب اسلام یا دونوں میں صرف اشارے پر اکتفا کرتے تھے۔ زبان سے لفظ اسلام نہیں کہتے تھے جو آدم علیہ السلام اور اُن کی اولاد کی سنت ہے۔ اور گو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اِس بات کی پیشین گوئی فرمائی ہے کہ آپ کی امت کے کچھ لوگ بھی یہی یا ایسا عمل کریں گے مثلاً صرف مجھک جائیں گے یا سر ہلا دیں گے یا لفظ اسلام کا لفظ کہیں گے فقط۔

میں کہتا ہوں کہ صاحب مرقاۃ نے اِس مقام پر پُنج کا لفظ لکھا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کے دماغ میں اسلام کے طریقے غلط سنت سنت کے ساتھ جاری ہو گئے تھے۔ مگر زمانہ موجودہ میں تو رسم و رواج مذکورہ اس کثرت کے ساتھ پھیل گیا ہے کہ اسلام مشروع کا عمل بہت قلیل باقی ہے اور وہی ناجائز صورتیں اسلام کی نمایاں پہر ہی ہیں جن کو صاحب مرقاۃ نے اور میں نے کچھ بیان کیا ہے۔ اسے برادران ایمانی دیکھو آج کل تمام اہل عالم میں اپنے اپنے مذہب کی پابندی کا شور مچا ہوا ہے۔ نہ کو بھی واجب لازم ہے کہ اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری پیروی کرو اور اُس گروہ میں شامل نہ ہو جسکو مشابہت بالاعیار منع کیا گیا ہے۔ اللہم وفقنا الصالح الاعمال ولا تباغ رسولک ونبیک صلی اللہ علیہ وسلم فی الافعال والاعمال والاخلاق انک انت الکبیر المتعال۔

اب میں چند مشہور مذاہب کے سلام کا طریقہ اور اس کی وضع و صورت بیان کرتا ہوں
(۱) یہودیوں میں سلام کرنے کا طریقہ وقت ظہور اسلام یہ تھا کہ انگلیوں کے اشارے
سے سلام کرتے تھے۔ زمانہ حال میں یہ دستور ہے کہ صرف ایک انگلی (انگشت شہادت)
اٹھا کر سلام کرتے ہیں۔ منہ سے کچھ نہیں کہتے۔

(۲) نصرانیوں میں سلام کرنے کا طریقہ یہ زمانہ ظہور اسلام تھا کہ ہاتھ کو منہ پر تھام لیا کرتے
پیشانی پر برکھڑا کر سلام کرتے تھے۔ اور زمانہ حال میں بہت سے الفاظ اوقات کے
لحاظ سے وضع کئے گئے ہیں۔

(۱) گڈیوارنگ صبح کے وقت دینے جب کئی دن کے بعد ملاقات ہوتی ہے کہتے ہیں۔
(۲) گڈنوں، دوپہر کے وقت (۳) گڈے بارہ بجے کے بعد۔ اس لفظ میں تعیم
بھی ہے۔ دن بھر میں جس وقت چاہیں استعمال کر سکتے ہیں (۴) گڈا فز نوں تیر کر
یہہر کو کہا جاتا ہے (۵) گڈا یونگ۔ شام کے وقت کا سلام ہے۔ (۶) گڈا ناٹ
رات کا سلام ہے (۷) گڈا ہائی۔ جس وقت کوئی کسی سے رخصت ہوتا ہے تو
رخصت ہونے والا اور رخصت کرنے والا دونوں کہتے ہیں۔

(۳) جو مسیحی پاریسوں میں سلام کرنے کا طریقہ پہلے یہ تھا کہ صرف جھک جاتے
تھے۔ اور اب یہ ہے کہ صاحب جی کہہ کر اور ہاتھ جوڑ کر ایک دوسرے کو سلام کرتے
ہیں۔ گجرات کے پارسی وہاں کے ہندوؤں کی طرح پیہم جی کہتے ہیں۔

(۴) ہندوؤں میں حسب مدارج اعلیٰ و اوسط و ادنیٰ سلام دو وعاکے مختلف
الفاظ ہندی زبان میں متعل ہیں۔ بعض کی تشریح اس مقام پر کی جاتی ہے
قوم برہمن کے لوگ آپس میں ایک دوسرے کو نشکار کہتے ہیں اور دوسری

قوم کے لوگوں کو اس بار کہتے ہیں۔ جس کے معنی دعا کے ہیں۔ دیکھا تو ام کے اشخاص برہمنوں سے۔ ڈنڈوت۔ ڈنڈم۔ پالاکن۔ داسنی۔ ڈمموک کہتے ہیں اور جواب میں برہمن۔ آئیں۔ نہ رہو۔ نہ سکھی رہو۔ بھگوان دیا کرے۔ رام کرپا کرے وغیرہ وغیرہ بطور دعا کے کہتے ہیں۔ الفاظ دعا کا استعمال جواب میں سوا سے قوم برہمن کے عموماً رائج نہیں ہے۔ البتہ اطفال جب اپنے بزرگوں کو ہاتھ جوڑ کر یا قدم ایک سلام کرتے ہیں تو وہ جواب میں صرف چرکچو۔ کہہ دیتے ہیں۔

میرانشاوالہ خداں نے اپنے ایک شعر میں ڈنڈوت کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ مصرعہ اسے عشق ادھر آو مہاراجوں کے راجہ ڈنڈوت ہے تم کو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ علاوہ برہمن یا گرو کے یہ لفظ راجہ و مہاراجہ کے واسطے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

کایستہ آپس میں بچے رام جی اور بندگی کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ مہتری، راجپوت اور شودر (اوہی قومیں) آپس میں رام رام کہتے ہیں۔ گوڑ برہمن آپس میں بے رادھے کرشن کہتے ہیں۔

راجپوتانہ کے ہنود (برہمن۔ راجپوت۔ مہاجن وغیرہ) جس آؤتار کو زیادہ مانستے ہیں اُس کا نام ایک سلام کرتے ہیں۔ مثلاً بچے سیتا رام جی کی۔ بچے گھنا غم کی۔ بچے گوبال جی کی۔ گوبلی ناتھ جی کی۔ وغیرہ وغیرہ اور بعض اوقات صرف سری بچے کہہ دیتے ہیں۔

سکھ لوگ عام طور پر آپس میں۔ سری واسے گرو جی کا خالصہ۔ سری واسے گرو جی کی غنٹ کہتے ہیں۔ فرقہ رادھاسوامی کے لوگ سلام اور جواب سلام کے موقع پر

را و محاسباتی کہا کرتے ہیں۔

غرض کہ سلام ایک ایسی عمدہ اور ہر دل عزیز اور مفید صفت ہے جس کا رواج ایشیا۔ یورپ۔ افریقہ۔ اور امریکہ کے ہر ملک۔ ہر شہر۔ ہر قصبہ۔ اور ہر قریہ میں جاری ہے۔

اور کچھ مسلمانوں ہی کی تخصیص نہیں بلکہ ہر ملت۔ ہر مذہب۔ ہر قوم۔ ہر گروہ۔ اور ہر فرقے کے اعلیٰ۔ اوسط اور ادنیٰ درجے کے لوگ جامل ہوں یا عالم ہند ہوں یا غیر مذہب سب اس کو کسی نہ کسی طریقے سے باہر عمل میں لاتے ہیں۔ یہ رواج اور قبول عام اس بات کا پتہ دے رہا ہے کہ بغوا سے حدیث شریف مندرجہ مقدمہ رسالہ ہذا اس کی ابتدا سب آدمیوں کے باب حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام سے ہوئی ہے۔ اسی سبب سے ہر فرد بشر اس کو دل سے پسند کرتا اور اپنے اپنے طور پر عمل میں لاتا ہے۔

اگرچہ سلام تمام روئے زمین پر پھیلا ہوا ہے۔ ہر جگہ ہر رنگ بدل بدل کر اپنی دلفریب صورت دکھاتا ہے اور اپنی دلکش آواز سناتا ہے۔ لیکن جو طریقہ سلام اور جواب سلام کا اسلام میں مشروع اور مقرر ہے وہ سب سے اچھا اور زیادہ سجا و مفید ہے۔ جیسا کہ ہر عاقل منصف بہ اندک غور سمجھ سکتا ہے۔ اس مسئلے میں فلسفیانہ طور سے اُسپر بحث کرنا خارج از مقصود ہے۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس شمار مذہبی کی پابندی اور ترویج میں ہمیشہ کوشش کریں۔

اور طریق مسنون و مشروع میں اختراعات مذمومہ کو ہرگز جائز نہ رکھیں۔ جاہل برحق

تمنا لے عند ایک طولانی حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام نہ کرنے والے کو بخیل کے لقب سے یاد فرمایا ہے اور ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص سلام کرنے سے پہلے باتیں شریعہ کر دے اُس کی باتوں کا جواب نہ دو۔ جب تک سلام سے ابتدا نہ کرے۔ افسوس ہے اُن مسلمانوں پر کہ ابتدائے اسلام کا کیا ذکر اپنے شناساؤں سے بھی بعض اوقات راستہ گلی یا بازار میں آکھ چڑا کر اور انجان بنکر نکلتا تو ہیں تاکہ سلام نہ کرنا پڑے یا اس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ دوسرا شخص انکو سلام کرے۔ ع۔ وائے برادر مسلمان! ما۔ اوپر ایک حدیث میں مذکور ہو چکا ہے کہ سلام کو آپس میں پھیلانا اور افشا کرنا جنت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور فی الواقع یہ تجربے کی بات ہے کہ جس شخص کو آپ سلام کریں اُس کے دل میں آپ کے ساتھ۔ اور جو آپ کو سلام کرے آپ کے دل میں اُس کے ساتھ فوری اُنس و محبت کا احساس اور اثر ضرور پیدا ہوگا۔ اور ایک کو دوسرے کے ساتھ برادرانہ تعارف حاصل ہو کر باہمی احترام اور ایذا کے اندیشہ سے اطمینان ہو جائے گا۔ گو وہ اثر اور اطمینان دیر پا نہ ہو پس ایسے عمل مفید سے غافل ہونا اور اُس کو ترک کرنا یا سلام کی ابتدا کو خلاف احکام خدا و رسول موجب عار و حقارت جاننا کسی طرح مناسب اور جائز نہیں۔ بلکہ داخل مصیبت ہے۔ ربنا اغفر لنا ذلونا ولا تغرب قلوبنا۔ خاتمہ بشتہ چند فوائد ضروری۔

فائدہ ۵۔ (۱) طریقہ سنت یہ ہے کہ سوار آدمی پیادہ کو پہلے سلام کرے۔ اس پر سوار سرسوار کو۔ چھوٹا بڑے کو۔ چھوٹا گروہ بڑے گروہ کو۔ اور جو کھڑا ہو وہ بیٹھے ہوئے کو پہلے سلام کرے۔ سلام یہ آواز بلند کیا جائے لیکن اس قدر کمرخت آواز نہونی چاہیے کہ جس سے سبجائے اُنس کے وحشت پیدا ہو۔ اور مخصوصیت کے ساتھ کسی شخص کو جمع میں نامزد کر کے سلام نہ کرنا چاہیے۔

فائدہ ۵۔ (۲) سلام کے وقت مصافحہ کرنا جضور پر نور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف میں تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جب دو مسلمان ملاقات کریں اور ایک دوسرے کو سلام کرے اور مصافحہ کریں تو ایک سے رحمتیں نازل ہوں گی۔ نوے اُس کے لئے جس نے ابتدا سے سلام کی ہے اور دس اُس کے لئے جس نے مصافحہ کیا ہے۔ دوسرے احادیث بھی مصافحہ کی فضیلت میں وارد ہیں۔

فائدہ ۵۔ (۳) بہتر یہ ہے کہ سلام کرنے والا اللہ سلام علیکم ورحمۃ اللہ صینہ جمع کے ساتھ کہے اگرچہ مخاطب یعنی جس کو سلام کیا جاتا ہے۔ ایک ہی مسلمان ہو۔ اور جواب دینے والے کو وہ عابکہ اللہ سلام ورحمۃ اللہ و بركاتہ کہنا چاہیے یعنی اللہ علیکم سے پہلے حرف واوا استعمال کرے۔ اور اقل درجہ سلام کا یہ ہے کہ اللہ علیکم یا سلام علیکم یا اللہ سلام علیکم یا سلام علیکم

کہے۔ علیٰ ہذا القیاس جواب سلام کا اقل درجہ یہ ہے کہ **وعلیکم السلام** یا **وعلیکم السلام** کہنا چاہیے۔ اور اگر وا کو حذف کرے تب بھی جائز ہے۔ جیسا کہ مقصد دوم میں بیان ہو چکا ہے۔

فائدہ - (۴) اگر کسی مسلمان نے کسی ایسے شخص کو سلام کیا جسکو نہیں پہچانتا تھا اور بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ ذمی تھا (ذی اُس کا فرکرہتے ہیں جس کے ساتھ اُس کی جان و مال کی حفاظت کا عہد و پیمان بعد ادا کر دیا گیا ہو) تو مستحب یہ ہے کہ اُس سے سلام کو اس طرح واپس لیا جائے کہ سلام کرنے والا مسلمان اُس ذمی سے کہے کہ میرے سلام کو پھیر دو۔

فائدہ - (۵) علامہ محمد مہدی بن احمد الفارسی رحمۃ اللہ علیہ مصنف مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات از کی الاملاہ کی شرح میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام سب آدمیوں سے نہایت مبارک اور بہت ہی پاک تھا۔ آپ کثرت سے لوگوں کو سلام کرتے تھے۔ جو شخص ملتا تھا آپ سلام میں سبقت فرماتے تھے بچوں کو سلام کرتے تھے جس قوم اور گروہ کی طرف آپ کا گزر ہوتا تھا آپ اُس گروہ کے اشخاص کو سلام کرتے تھے۔ اور تین مرتبہ سلام کرتے تھے۔ آپ کے سلام سے مسلمانوں کو علالت و لذت ملتی تھی اُن کی روئیں تازہ ہو جاتی تھیں۔ قلوب روشن ہو جاتے تھے۔ اُن کے احوال میں جدت و زیادتی ہوتی تھی۔ اُن پر خوشبو و بار ہو اُن میں جلتی تھیں۔ جن سے اعان کی قوت بڑھ جاتی تھی۔ انوار پانا

زیادہ پاک و صاف ہو جاتے تھے۔ اور معارف و اسرارِ ربّی کرنا تو تھے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

فائدہ۔ (۶) ملا محمد باقر مجلسی کتاب علیۃ المتقین کے کیا رسول

باب کی فصل اول میں لکھتے ہیں کہ حدیث معتبرہ میں رسول خدا (صلی اللہ علیہ

وسلم) سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بہشت میں چند بلاخانے ایسے

ہیں کہ جن کے اندر سے باہر کی چیزیں اور باہر سے اندر کی چیزیں دکھائی دیتی ہیں

میری امت میں سے اُن بلاخانوں میں وہ شخص داخل ہوگا جو لوگوں سے

شیریں زبانی کے ساتھ پیش آتا ہے۔ اور دوسرے اشخاص کو کھانا

کھلاتا ہے۔ اور آدمیوں میں سلام کو پھیلاتا ہے۔ اور رات کو اُسوقت

مناز پڑھتا ہے۔ جب لوگ سوتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد آنحضرت

(صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ افشاے سلام سے یہ مراد ہے کہ

سلام کرنے میں کسی مسلمان کے ساتھ بخل نہ کرے۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے منقول ہے کہ جو مومن ^{بچی} مسلمان

جماعت کو سلام کرے اُس کے جواب میں فرشتے سلام علیہ

ورجۃ اللہ و ہر کاتھ ہمیشہ کہتے رہتے ہیں۔

حضرت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے منقول ہے کہ سلام کرنا

سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

حضرت امام باقر (علیہ السلام) نے فرمایا ہے کہ جب تو مسجد میں داخل ہو

اور لوگ نماز پڑھتے ہوں تو سلام نہ کر۔ اور حضرت رسول اللہ (صلی اللہ

علیہ وسلم پر سلام بھیج کر نماز میں متوجہ ہو جا۔ اور اگر ایسی مجلس میں داخل ہو کہ لوگ آپس میں باتیں کر رہے ہوں تو اُن کو سلام کر۔

حضرت امیر المومنین (سیدنا علی علیہ السلام) سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں داخل ہو اپنے اہل خانہ پر سلام کرے۔ اور اگر کوئی نہ ہو اور گھر خالی ہو تو کہے اللہ علیہ السلام من عند دینا۔ اور اگر کوئی شخص تجھے کہے حیا ک اللہ یا للسلام تو اسکو یوں جواب دے۔

انت فحیا ک اللہ یا للسلام واحلک دارالمقامہ۔

فائدہ۔ (۷) امام غزالی رُوح اللہ روحہ کتاب احیاء العلوم کی دوسری جلد کے تیسرے باب میں مسلمانوں کے حقوق میں لکھتے ہیں۔

روایت کی جابر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل و عیال کو سلام کرو اس واسطے کہ جب کوئی شخص سلام کریگا تو شیطان اُس کے گھر میں داخل نہ ہوگا۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

دس برس خدمت کی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے انس

پورے اور کامل طور سے وضو کیا کرو۔ اس سے تمہاری عمر میں زیادتی ہوگی

اور سیر امت کے جس شخص سے ملاقات کرو اسکو پہلے تم سلام کرو۔ اس

سے تمہاری نیکیوں میں زیادتی ہوگی۔ اور جب اپنے گھر میں آؤ تو اپنے

اہل بیت کو سلام کرو۔ اس سے تمہارے گھر میں نیکی اور بھلائی زیادتی

ہوگی۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لاکر تجھ کو بتا کر دیا ہے کہ ایسے مسلمان ہیں جو کسی مسلمان کی طرف گزرتا ہے۔ اور اس کو سلام نہیں کرتا۔
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں داخل ہو سلام کرے کہ برکت کا سبب ہوتا ہے اور فرشتے اس کو گھر سے اُٹس کرتے ہیں۔

امام قرطبی علیہ الرحمہ نے کتاب کی سادست میں غصے اور حسد وغیرہ کے بیاں کے ضمن میں ذکر کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسلمانوں میں وہ چیز پیدا ہونی شرع ہوئی ہے جس نے تم سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر ڈالا۔ وہ چیز حسد و عداوت ہے۔ تم ہے اس خدا کی جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے تم لوگ جنت میں نہ جاؤ گے جب تک ایمان نہ رکھو گے اور ایمان نہ کھو گے جب تک ایک دوسرے کے دوست نہ ہو گے اُن میں نہیں تباہوں کہ محبت کس طرح قائم ہوتی ہو ایک دوسرے کو غلامیہ سلام کیا کرو ہذا اخرها ارجعنا ابرادۃ فی ہذہ الرسالۃ۔

ضمیمہ

مشق اُن نکایات پر جن میں لفظ سلام عموماً واقع ہوا ہے ہر چند اس ضمیمہ کا تعلق پورے طور پر سالانہ مذاہسے نہیں ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ اگر کوئی شخص کسی آیت کو جس میں لفظ سلام واقع ہے دیکھنا یا یہ دریافت کرنا چاہے کہ جملہ آیات سلام کے کس قدر ہیں تو اس ضمیمہ سے معلوم کر سکتا ہے۔ یہ ضمیمہ

شامل کیا گیا۔

- (۱) وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَقِيَ الْيَكْمَ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ط سُرۃ ناز پ
- (۲) إِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ط اَنَام پ
- (۳) لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ ط اَنَام پ
- (۴) وَنَادُوا اصْحَابَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَتَعَرَفَتْ ط
- (۵) وَتَجِئْتَهُمْ فِيهَا سَلَامٌ مِّنْ رَّبِّكَ ط
- (۶) وَاللَّهُ يَدْعُو اِلَى دَارِ السَّلَامِ ط يونس پ۔
- (۷) قُلْ يَا نُوٓرُ اَهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ اُمَمٍ
تَمُنُّ بِمِثْلِكَ ط هود پ۔
- (۸) وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرٰهِيْمَ بِالْبَشْرِ حَىٰ قَالُوا سَلَامًا
قَالَ سَلَامٌ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ط
- (۹) سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بَا صَبْرٍ ط حم پ
- (۱۰) تَجِئْتَهُمْ فِيهَا سَلَامًا ط ابرٰهیم پ
- (۱۱) ادخلوا هٰٓؤُلَآءِ سَلَامًا مِّنْ مِّنْ هٰٓؤُلَآءِ ط جر پ
- (۱۲) الَّذِينَ تَتَوَفَّوهُمْ اَمَلًا كَلِمَةً طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ط نحل پ
- (۱۳) وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ط مریم پ
- (۱۴) وَالسَّلَامُ عَلٰى يَوْمِ وُلِدْتُ وَيَوْمَ اَمُوتُ وَيَوْمَ
اُبْعَثُ حَيًّا ط مریم پ۔
- (۱۵) قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَاَسْتَغْفِرُكَ رَبِّیْ ط مریم پ

- (١٦) لا يسمعون فيها لغوا الا سلاما مريم ^{١٦}
 (١٦) والسلام علي من اتبع الهدى ^{١٦}
 (١٧) قلنا يا نار كوني بردا وسلاما على ابراهيم ^{١٧}
 (١٨) لا تدخلوا بيوتكم حتى تستأنسوا وتسلموا على اهلها ^{١٨}
 (١٩) واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما ^{١٩}
 (٢٠) قل الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى ^{٢٠}
 (٢١) سلاما عليكم لا تبغى الجاهلين ^{٢١}
 (٢٢) تحيتهم يوم يلقونه سلام ^{٢٢}
 (٢٣) ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا ^{٢٣}
 عليه وسلموا تسليما ^{٢٣}
 (٢٤) سلاما قولا من رب الرحيم ^{٢٤}
 (٢٥) سلاما على نوح في العالمين ^{٢٥}
 (٢٦) سلاما على ابراهيم - والصفات ^{٢٦}
 (٢٧) سلاما على موسى وهارون ^{٢٧}
 (٢٨) سلاما على اليسين ^{٢٨}
 (٢٩) سلاما على المرسلين ^{٢٩}
 (٣٠) قال لهم خزنتها سلام عليكم ^{٣٠}
 (٣١) فاصبحهم عنهم وقل سلاما ^{٣١}
 (٣٢) ادخلوها بسلام ^{٣٢}

(۳۴) حقاً کو اسلاماً ما قال سلام جزاریات پیچ
 (۳۵) الا قیلاً سلاماً سلاماً و اقره یک
 (۳۶) فسلاماً من اصحاب الیمین و اقره یک
 (۳۷) هو الله الذی لا اله الا هو الملائک القدوس السلام
 المؤمن المصلحین العزیز الجبار الملتکبر حشر
 (۳۸) من کل امرؤ سلام قف قد یک
 الحمد لله کہ یہ مختصر رسالہ جو بعض احباب کی فرمائش سے بہت عجلت کی حالت میں
 لکھا گیا ہے کہ آج بتاریخ ہفتہ شہر ربیع الاول ۱۲۸۲ ہجری بمقام حیدر آباد دکن
 امام کو کرم کو پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ جسکا ایک نام پاک سلام بھی ہے اپنے حبیب کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں اسکو قبول فرمائے اور اس سے جلد مومنین و مسلمین کو
 نفع پہنچے اسے آمین یا برحمتک یا ارحم الراحمین -

شاعر خوش بیان و ذی جودت میر سے غیر شفیق و با عظمت جانب خیر و قانع عبت اسی فرمائی ہے بصدہمت رب زروے کتابت ہم کہ عمل اس پر رکھیں یا غبت و یکسر دل کو بہوتی ہے وقت	عالم با کمال در صاحب نفع مولوی حاجی شہید زید صاحب لکھا کیا رسالہ انہوں نے یہ بہرا جہ اسے سنت الاسلام ہیں مسائل سلام کے مذکور و سے مسلمانوں کو خدا تو شفیق تازہ خنوں ہر ایک مقصد کا
--	---

اس سے چکی جو دین کی طلعت ہے بد اوج رحمت و برکت ۱۳ ۵ ۳۱	نٹ گئی اس سے ظلمت احداث اسے سہراج اس سالہ کی تا رنج
---	---

ت

فہرست مضامین سالہ اسلام الاسلام

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۱	۱	۲	۳
۲	۱	۲۵	۲۵
۳	۲	۲۶	۲۶
۴	۳	۲۷	۲۷
۵	۴	۲۸	۲۸
۶	۵	۲۹	۲۹
۷	۶	۳۰	۳۰
۸	۷	۳۱	۳۱
۹	۸	۳۲	۳۲
۱۰	۹	۳۳	۳۳
۱۱	۱۰	۳۴	۳۴
۱۲	۱۱	۳۵	۳۵
۱۳	۱۲	۳۶	۳۶
۱۴	۱۳	۳۷	۳۷
۱۵	۱۴	۳۸	۳۸
۱۶	۱۵	۳۹	۳۹
۱۷	۱۶	۴۰	۴۰
۱۸	۱۷	۴۱	۴۱
۱۹	۱۸	۴۲	۴۲
۲۰	۱۹	۴۳	۴۳
۲۱	۲۰	۴۴	۴۴
۲۲	۲۱	۴۵	۴۵
۲۳	۲۲	۴۶	۴۶
۲۴	۲۳	۴۷	۴۷
۲۵	۲۴	۴۸	۴۸
۲۶	۲۵	۴۹	۴۹
۲۷	۲۶	۵۰	۵۰
۲۸	۲۷	۵۱	۵۱
۲۹	۲۸	۵۲	۵۲
۳۰	۲۹	۵۳	۵۳
۳۱	۳۰	۵۴	۵۴
۳۲	۳۱	۵۵	۵۵
۳۳	۳۲	۵۶	۵۶
۳۴	۳۳	۵۷	۵۷
۳۵	۳۴	۵۸	۵۸
۳۶	۳۵	۵۹	۵۹
۳۷	۳۶	۶۰	۶۰
۳۸	۳۷	۶۱	۶۱
۳۹	۳۸	۶۲	۶۲
۴۰	۳۹	۶۳	۶۳
۴۱	۴۰	۶۴	۶۴
۴۲	۴۱	۶۵	۶۵
۴۳	۴۲	۶۶	۶۶
۴۴	۴۳	۶۷	۶۷
۴۵	۴۴	۶۸	۶۸
۴۶	۴۵	۶۹	۶۹
۴۷	۴۶	۷۰	۷۰
۴۸	۴۷	۷۱	۷۱
۴۹	۴۸	۷۲	۷۲
۵۰	۴۹	۷۳	۷۳
۵۱	۵۰	۷۴	۷۴
۵۲	۵۱	۷۵	۷۵
۵۳	۵۲	۷۶	۷۶
۵۴	۵۳	۷۷	۷۷
۵۵	۵۴	۷۸	۷۸
۵۶	۵۵	۷۹	۷۹
۵۷	۵۶	۸۰	۸۰
۵۸	۵۷	۸۱	۸۱
۵۹	۵۸	۸۲	۸۲
۶۰	۵۹	۸۳	۸۳
۶۱	۶۰	۸۴	۸۴
۶۲	۶۱	۸۵	۸۵
۶۳	۶۲	۸۶	۸۶
۶۴	۶۳	۸۷	۸۷
۶۵	۶۴	۸۸	۸۸
۶۶	۶۵	۸۹	۸۹
۶۷	۶۶	۹۰	۹۰
۶۸	۶۷	۹۱	۹۱
۶۹	۶۸	۹۲	۹۲
۷۰	۶۹	۹۳	۹۳
۷۱	۷۰	۹۴	۹۴
۷۲	۷۱	۹۵	۹۵
۷۳	۷۲	۹۶	۹۶
۷۴	۷۳	۹۷	۹۷
۷۵	۷۴	۹۸	۹۸
۷۶	۷۵	۹۹	۹۹
۷۷	۷۶	۱۰۰	۱۰۰

